یہ لفظ بھی عام میں اب اکی جگہ واؤ سے زیادہ بولا جانے لگا +

(۱) بستی۔ معموری۔ پُری + گہما گہمی۔ چہل پہل +

بھوکے کو اَن۔ پیاسے کو پانی۔ جنگل جنگل آوادانی (طوطے کا سبق)

(۲) تہذیب۔ دُرستگی۔ آراستگی + خُوش اخلاقی + ایکا۔ ہمدردی۔

مسلمانی اوادانی (مثل)

(۳) سرسبزی + خیر خواہی۔ جس کا کھائے اَن پانی اُسکی چاہئے اوادانی (مثل)

(۴) رونق۔ چہل۔ دل لگی۔ خُوشی +

جہاں جائے بھانڈ رمضانی وہیں ہووے اوادانی (بھانڈوں کا قول)

(۵) بوئی جوتی زمین +

آبادی ف۔ اسم مؤنث۔ (۱) معموری + پُری از پُر شدن + (۲)

بستی۔ آبادانی۔ پوری۔ از پور بمعنی دہ۔ گانو قصبہ۔ کھیڑا۔ دہ۔ قریہ + زراعت

(۳) آدمیوں کا شمار۔ باشندوں کی گنتی۔ تعدادِ مرداں۔ باشندے۔

(فقرہ) اِس شہر میں کتنی آبادی ہوگی؟

(۴) آرام چین سکھ + خوش حالی۔ فرغ بالی۔ مرفہ حالی + راحت

و آسائش +

(۵) رونق + رونقِ خانہ گھر کی رونق زیبائش + روشنی۔ اُجالا + بستی +

گہما گہمی۔ چہل پہل + دھوم دھام + لڑکی میری گھر کی آبادی ہے (مصرع)

رونقیں یار کے دم سے ہیں اور آبادی ہے   غیر کے گھر میں ہے ماتم میرے گھر شادی ہے (رند)

گانو بھی ہم کو غنیمت ہے کہ آبادی تو ہے   آئے ہیں ہم سخت پُر آشوب صحرا دیکھ کر (شیفتہ)

(۶) خوشی۔ خُرمی۔ انبساط +

ہریالے بنے ہووے مبارک شادی   جم جم نت نت ہووے آبادی (شادیانہ)

(مسلمان عورتوں کے نام بھی اِس طرح کے ہوتے ہیں جیسے آبادی بیگم۔ آبادی خانم۔ آبادی جان وغیرہ)

اُبال ہ۔ اسم مذکر (۱) جوش۔ اُبھان (۲) غصہ۔ خشم۔ تیہا +

اُبال آنا ہ۔ فعل لازم۔ اُبلنا۔ جوش آنا۔ جیسے دُودھ میں

اُبال آگیا آگ نکال لو +

اُبالا ہ۔ صفت (۱) اُبالا ہوا۔ جوش دیا ہوا۔ اُسنا ہوا (۲) بن گھی کا

سالن۔ بن بھونے مسالے کا سالن۔ سوندھا ہوا +

اُبالا سُبالا ہ۔ صفت۔ بن گھی اور بن نمک مرچ کا۔ بے مزا۔ صرف

اُبلا ہوا۔ غریبی یا فقیری کھانا +

اُبالنا ہ۔ فعل متعدی۔ جوش دینا۔ پکانا۔ پوربی اُسنا +

اِبتدا ع۔ اسم مؤنث (۱) انتہا کا نقیض۔ آد۔ آرمبھ۔ شروع۔ آغاز۔

(۲) انکاس مصدر۔ منبع +

ابتدائی رُسوم ف۔ اسم مؤنث۔ شکرانہ۔ نذرانہ + حقِ فیس کورٹ +

حق زمینداری + پہلا محنتانہ۔ پہلا سرکاری حق (قانون)

اَبتر ع۔ صفت (۱) دُم کٹا۔ کنڈا۔ لنڈورا (۲) بدچلن۔ خراب خستہ۔ واہی

نامہذب + ناکھا۔ (۳) علم عروض کے ایک زحاف کا نام (۴)

تتر بتر۔ منتشر۔ بے ترتیب۔ بکھرا ہوا + پریشان جیسے یہاں کا دفتر ابتر ہے

اَبتر کرنا ا۔ فعل متعدی۔ بگاڑنا۔ خراب کرنا + واہی بنانا۔ بکھیرنا۔

اَبتر ہونا ا۔ فعل لازم۔ بگڑنا۔ بدچلن ہونا۔ آوارہ ہونا۔ بکھرنا۔

اَبتری ف۔ اسم مؤنث۔ خرابی۔ بربادی۔ بدتری +

اُبٹنا ہ۔ اسم مذکر (پوربی) اُبٹن۔ (پنجابی) کُلنا +

(جَو اور ہلدی بھاڑ میں بھنوا کر گرم گرم میں چنبیلی۔ چھبیلا۔ ناگرموتھا۔ بال چھڑ۔ وغیرہ

خُوشبو کی چیزیں دبا کر رکھ دیتے ہیں۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد سب کو چکی میں پیس لیتے ہیں ملتی

وقت خُوشبو کا تیل اور پانی ملا کر استعمال کرتے ہیں اِس سے جسم خُوشبودار اور ملائم ہو جاتا

ہے بعض لوگ رنگترے کے چھلکوں کا بھی بناتے ہیں۔ اُبٹنا بیاہ شادی میں اکثر دولہا

دلہن کے ملا جاتا ہے۔ اور امیر لوگ یوں بھی بنا رکھتے ہیں)

اُبٹنا کھیلنا ہ۔ فعل متعدی جس طرح ہندوؤں میں ہولی کھیلتے

ہیں۔ اِسی طرح مسلمانوں میں جب کسی کی شادی ہوتی ہے تو مانجھوں

بیٹھنے کے دن سے ساچق تک قریب کے رشتہ دار ایک دوسرے

کے اُبٹنا ملتے ہیں +

اَبجَد ع۔ اسم مذکر۔ الف بے تے۔ حروفِ تہجی +

(ابجدیں دو ہیں ایک ادم علیہ السلام کی ترتیب دی ہوئی۔ دُوسری حضرت ادریس

علیہ السلام کی چنانچہ آجکل ادریس ہی کی ابجد جاری ہے اُنہوں نے اُسی ابجد کو ترتیب

دیکر آٹھ بامعنی کلمے بنائے۔ اور ابجد ادریس اُس کا نام رکھا۔ اِس ابجد میں ہی کے

تمام حروف آگئے ہیں۔ اگر اُنہیں علحدہ کرکے ترتیب دیا جائے تو پوری الف بے تے

بن جائے۔ اِن حرفوں کے اعداد بھی مقرر کئے ہیں جنہیں حساب جُمل کہتے ہیں اُن

کی یادداشت عربی۔ فارسی۔ اُردو کی تاریخ نکالنے میں۔ تعمیر و تخرج اسمار اور مُعَمّوں

میں بڑی مدد دیتی ہے۔ بعض لوگ بچوں کے نام بھی اسی قاعدہ سے ایسے رکھتے

ہیں کہ جس سے اُن کی پیدائش کا سن نکلتا ہے چنانچہ ہمارے فرزند جگر بند سعید احمد

عرف دربار احمد مقصود اور حضور پرنور لفظ انعام کا تاریخی نام بھی سید منظر علی ہے جس سے

ابجد

اُسکی پیدائش کا سنہ یعنی ۱۳۲۹ ہجری برآمد ہوتا ہے +
ابجد ادریس کے آٹھوں کلمے یہ ہیں۔ اَبجَد ہَوَز حُطّی۔ کَلَمَن
سَعفَص قَرَشَت ثَخَذ ضَظَغ +

معانیٔ کلماتِ بالا

۱۔ یعنی میرا باپ جو آدم تھا گنہگار پایا گیا یعنی اُس سے گناہ صادر ہوا
۲۔ یعنی اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کی +
۳۔ یعنی اُس کے گناہ اُس کی توبہ و استغفار سے کھو دیئے گئے۔
۴۔ یعنی زبان پر کلمۂ حق لایا۔ اِس سے اُس کی توبہ قبول ہوئی +
۵۔ یعنی دُنیا اُسکے اُوپر تنگ ہو گئی پس بہا دیگئی[1] +
۶۔ یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کیا جس سے کرامت کا شرف حاصل ہوا +
۷۔ یعنی خدا تعالیٰ نے اُسے قوّت دی +
۸۔ یعنی شیطان کا جھگڑا کلمۂ حق و توحید کی برکت سے مِٹ گیا +
بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ ابا جاد ایک بادشاہ کا نام تھا (از مولانا فاضل) جس کا
مخفف ابجد ہے۔ اور باقی سات کلمے اُس کے سات بیٹوں کے
نام ہیں۔ چنانچہ صُراح وغیرہ میں اسکی تشریح کی گئی ہے۔ بعض لوگ
یہ بھی کہتے ہیں کہ مرامر ایک شخص کا نام تھا لکھنے کا طریقہ اُسی کا
ایجاد ہے۔ اور یہ آٹھوں کلمے اُس کے آٹھوں بیٹوں کے نام ہیں
رسالہ ضوابط عظیم میں ان آٹھوں کلمات کے حسب ذیل معانی لکھے ہیں
ابجد۔ یعنی شروع کیا۔ ہوز۔ یعنی ملگیا۔ حطی۔ یعنی واقف ہوا۔ کلمن۔ یعنی
متکلم ہوا۔ سعفص۔ یعنی اُس سے سیکھا۔ قرشت۔ یعنی ترتیب دیا۔
ثخذ۔ یعنی محفوظ رکھا۔ ضظغ۔ یعنی تمام کیا +

شمار

اعداد کی ترتیب یہ ہے کہ اَبجَد سے حُطّی تک تو ایک ایک ہندسہ بڑھاتے
جاؤ۔ جب یؔ تک دس ہو جائیں تو کَلَمَن سے سَعفَص تک دس
دس بڑھاؤ جب صؔ تک نوّے ہو جائیں۔ تو قَرَشَت سے ضَظَغ
تک سو سو بڑھاؤ۔ پس غؔ یعنی ہزار پر اُن کی گنتی پوری ہو گئی +
ابجد کے آٹھ کلموں کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اعداد یا حسابی جملے حضرت شیث
پیغمبر پر نازل ہوئے۔ اور ترتیب ہارون رشید کے زمانے میں دیے گئے۔ لیکن لفظ ہندسہ
ظاہر کرتا ہے کہ اعداد کا حساب ہندسے نکلا ہے۔ اور اِسی وجہ سے اہلِ عرب نے علم حساب کا نام
ہندسہ رکھا۔

ہندی اور فارسی حروف کے اعداد اُن کے ہم تلفظ اور قریب المخرج ہونے کے سبب
عربی اعداد کے موافق مانے گئے۔ مثلاً ب پ ت ٹ ث ج چ۔ د ڈ۔ ر ڑ۔ ز ژ۔
ک گ وغیرہ + چونکہ اس حساب میں مکتوبی حروف کے اعداد دیئے جاتے ہیں اس سبب سے
حرف مشدد کو ایک ہی مانا جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے لفظ اکبر کے ۲۲۳ عدد لیئے جاتے
ہیں البتہ ضرورتاً بعض اوقات حرف مشدد کے دو حرف لے لئے گئے ہیں۔ جیسے
حضرت سودا نے نواب کی واؤ کے دوہرے عدد یعنی ۱۲ لیئے ہیں + علیٰ ہذا الف ممدود
کی نسبت اختلاف ہے۔ اگرچہ تمام تاریخ گویوں نے اسکا ایک ہی عدد مانا ہے۔ مگر بعض نے
دو بھی شمار کیئے ہیں۔ اُن کا بیان ہے کہ مد در حقیقت الف مقصورہ اور ہمزہ سے
مرکب ہے۔ پس اِس کے دو عدد کیوں نہ مانے جائیں۔ چنانچہ مرزا طالب کلیم نے اسی پر
عمل کر کے عالمگیر کے پیدا ہونے کی تاریخ میں آفتاب کے الف ممدودہ کو دو الف
کر کر تخرجہ کیا ہے +
صلات کی تاء فوقانی کو مدور ہائے ہوّز سے لکھو یا مطوّل سے۔ دونوں صورتوں
میں اس کے چار سو عدد مانے جاتے ہیں۔ مگر اہلِ عرب نے اس کے پانچ عدد لیئے
ہیں۔ جیسے جَبَلُ الجَنّۃ مثواہ۔ مرزا قطب الدین کی تاریخ وفات میں تا رحمت کے چار سو
عدد لیکر زمانہ کا معترض کا اعتراض دُور کر دیا ہے +
الف مقصورہ بصورتِ یاء تحتانی کے ۱۰ عدد لئے جاتے ہیں جیسے مجتبیٰ۔ جیسے موسےٰ
اعلیٰ۔ وغیرہ + ہمزہ حرف مشتبہ ہے۔ جو لوگ اِس کے قائل نہیں ہیں وہ اس کا عدد بھی
نہیں لیتے جو مانتے ہیں وہ ایک لگا لیتے ہیں + صاحب منتخب التواریخ محمد عادل حرف
علّت کے ذکر میں لکھتا ہے کہ اضافت کے ہمزہ کا ایک عدد شمار کر لیا جاتا ہے +
جب ہمزہ حرف علّت کی صورت میں ہو تو اُس کی شکل کے موافق اُسی کے عدد لیلو +
پورا کاف کلمہ کے اوّل یا وسط یا آخر میں آئے جیسے کبیر گر کلک تو اُس کے ۲۰ عدد
شمار کرو۔ اور اگر بصورت کاف بیانیہ علّت یا اضافات مخلوط ہائے ہوّز ہو یا بصورت
ذیل آئے جیسے مرشکہ۔ اور بکہ بلکہ وغیرہ اِس حالت میں کاف کے ۲۵ عدد لئے
جائینگے کیونکہ ان میں ہائے ہوّز شامل ہے وہ ہائے ہوّز محض اظہار حرکت کے واسطے رسم الخط
ہے جیسے یہ نہ وغیرہ میں +

[1] دُنیا کا تنگ ہو جانا اعنی مصیبت اور رنج و تشویش آجانے سے کنایہ ہے جیسے دوسری جگہ
قرآنِ مجید میں مذکور ہے وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ یعنی زمین باوجود اِسقدر فراخ
ہونے بھی اُن پر تنگ ہو گئی۔ مطلب یہ ہے کہ آدم علیہ السّلام پہلے اوّل اُن کے گناہ کے سبب ایسی
مصیبت نازل ہوئی کہ گویا دنیا اُن پر تنگ ہو گئی پھر جب اُن کی توبہ قبول ہوئی تو وہ تنگی جاتی رہی اور ساری
دُنیا اُن پر بہا دیگئی یعنی وہ بحیثیت خلیفۃ اللہ ہونے کے ساری دُنیا پر قابض و متصرف ہو گئے +

گذشتہ زمانہ میں اکثر تاریخیں صُوری لکھی جایا کرتی تھیں۔ جیسے سعدی گلستاں کی تاریخ یں لکھتے ہیں ؎ دراں مدت کہ مارا وقت خوش بود ✦ ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود یا۔ ز ششصد فزوں بود و پنجاہ و شش ✦ کہ پر دُر شد این نامہ پر دانش نیز

تاریخِ وفات غزالی مشہدی صُوری و معنوی

قُدوہ نظم غزالی کہ سخن ہمہ از طبع خداداد نوشت

نامۂ زندگی او ناگاہ آسماں بورق باد نوشت

عقل تاریخِ وفاتش بدو طور سنہ نہصد و ہشتاد نوشت

اِس قسم کی تاریخیں یہودیوں میں بھی مروّج تھیں۔ مگر اہل نصاریٰ میں اِن کا پتہ نہیں چلا۔ نہ سنسکرت میں البتہ اُردو اور بھاشا میں موجود ہے +

اَبجَد خواں۔ ف۔ اسم مذکر۔ الف بے تے پڑھنے والا۔ مبتدی۔ سیکھنے والا۔ نو آموز +

اَبخَرَہ ع۔ اسم مذکر۔ بُخار کی جمع، بُخارات۔ بھاپ۔ دُھوئیں۔ مگر اُردو میں ابخرہ کو مفرد تصور کر کے جمع کے لئے ابخرے بولتے ہیں اور خاص ہمیہ کو بہ نسخ فصیح جانتے ہیں +

اَبخرے اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ بھاپ اُٹھنا۔ دھوئاں نکلنا +

اَبخرے چڑھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ بخارات کا صُعود کرنا۔ بھاپ کا اوپر چڑھنا +

آبخورہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ مُرکب ہے (آب + خوردن) سے (صحیح۔ آب خورہ آب خوردہ) +

(اگرچہ فارسی کتابوں میں آبخورہ کا لفظ نہیں پایا جاتا۔ صرف آبخور بعض کتابوں میں لکھا ہے مگر چونکہ ہندوستانی فارسی میں یہ لفظ اکثر پایا جاتا ہے۔ اور اُس کے الفاظ حسب قاعدہ درست ہیں اسلئے فارسی قرار دیا گیا)

(۱) پانی پینے کا ایک چھوٹا سا مٹی کا برتن۔ مٹکینا۔ کُلھڑا۔ کوزہ (۲) مجازاً گلاس۔ اور کبھی بطریق مجاز ایک پیاس پانی سے بھی عبارت ہوتی ہے جیسے ایک آبخورہ ادھر بھی ؎

آبخورے برف کر انشا کو بھیجے آپنے اِس کے معنے کو نقشہ تمارا جم گیا (انشا)

یہ پیاس اپنی بجھے برف سے نہ شربت سے بجھے تو نرگس ساقی کے آبخورے سے (ء)

اَبَد ع۔ اسم مؤنث۔ (۱) وہ زمانہ جس کی انتہا نہ ہو (۲) ہمیشگی +

اَبدُھوت ہ۔ اسم مذکر۔ بدھ۔ جوگی + ہندو فقیروں کا ایک فرقہ۔ (ہندو فقیروں کا ایک گروہ ہے جو واجب الوجود کے سوا دوسرے کو نہیں مانتا اور کسی

خاص قاعدہ پر خدا کی پرستش نہیں کرتا ہے)

اَبَدی ع۔ صفت۔ دائمی۔ لاانتہا +

آبدیدہ۔ ف۔ اسم صفت (آب + دیدہ) (۱) وہ شخص جسکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہوں اور رونے پر آمادہ ہو۔ رُنکھا۔ رُوانسا۔ مجازاً غمگین۔ غم رسیدہ۔ دلگیر۔ دل گرفتہ +

آبدیدہ رہنا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) آنکھوں میں آنسو بھرے رہنا + غمگین رہنا۔ افسردہ رہنا۔ پژمُردہ خاطر رہنا۔ اُداس رہنا +

نہ چشمے ہی کچھ آبدیدہ رہے گریبان کرچاک دریا بہے (میر حسن)

آبدیدہ ہونا۔ ا۔ فعل لازم۔ (۱) آنکھوں میں آنسو بھر لانا۔ چشم نم ہونا۔ رُوانسا ہونا۔ چشم پُر آب ہونا۔ قریب گریہ ہونا۔ آنکھیں ڈبڈبانا + غمگین ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ افسردہ ہونا۔ دلگیر ہونا۔ کھسیانا ہونا + غصّے یا شرم سے رو پڑنا +

نزع کے وقت دکھایا مری اُلفت نے اثر آب دیدہ ہوتے دیکھے حالت میری (ناسخ)

اَبر۔ ف۔ اسم مذکر۔ (۱) گھٹا۔ بادل۔ میگھ مالا (۲) جوہر شمشیر اور وہ نشان جو لوہے وغیرہ پر تیزاب یا کسی اور ترکیب سے ڈالا جاتا ہے۔ مثلاً بندوق کی نالوں تلواروں اور کاغذ نیز ریشمی یا سُوتی کپڑے پر۔ چنانچہ ابری یا ماربل اُس کاغذ کو کہتے ہیں جس پر ابر ڈال کر کتابوں کی جلدوں میں لگاتے ہیں +

اَبر اُٹھنا۔ ا۔ فعل لازم۔ بادل آنا۔ آسمان پر بدلی کا نمایاں ہونا +

ابر چھانا۔ ا۔ فعل لازم۔ بادل گھر آنا۔ گھٹا چھانا +

اَبرِ کرم ف۔ اسم مذکر۔ سخاوت و مہربانی کا گہرا بادل۔ جود و سخاوت نیز مہربانیوں کی جھڑی لگا دینے والا بادل ؎

گُل پھینکے ہے اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی اے ابر کرم بحرِ سخا کچھ تو ادھر بھی (سودا)

اَبر کھلنا۔ ا۔ فعل لازم۔ بادلوں کا ہٹ جانا۔ مطلع صاف ہوجانا۔

اَبرِ مُردہ۔ ف۔ اسم مذکر۔ اسفنج۔ ایک پولا اور سُوراخ دار جسم جو کرم خوردہ نمدہ کی مانند ہوتا اور پانی کو جذب کر لیتا ہے۔ اس زمانہ کے محققوں نے اُسے سمندری حیوانات میں شمار کیا ہے +

اَبرِ نیسان۔ ف۔ اسم مذکر۔ کنوار کنیا۔ ابر بہار۔ ابر بہاراں۔ ابر بہاری وہ ابر جو موسم بہار یعنی ستمبر میں برستا ہے۔ ایشیائی لوگ خیال کرتے ہیں کہ سیپی میں موتی۔ کیلے میں کافور۔ کالے سانپ میں زہر۔ بانس میں بنسلوچن